50692 ـ حكم اور تعداد سے جاہل ہونے كى بنا پر بہت سے روزے چھوڑ ديے

سوال

بچھلے برسوں جب ميں اپنے خاندان والوں كے ساتھ تھى مجھے معلوم نہيں ميں نے كتنے روزے چھوڑے ہيں، كيونكہ ہم گاؤں ميں رہتے تھے، اور كوئى بھى روزوں كے مسائل نہيں جانتا تھا، ميں نے ان ايام كے روزے نہيں ركھے اور پھر ان ايام كى تعداد بھى معلوم نہيں، ميں نے ان ايام كے بدلے كچھ رقم دے دى ہے، كچھ مدت بعد مجھے ايك بہن سے معلوم ہوا كہ مجھے ان ايام كى قضاء ميں روزے ركھنا ہونگے، ليكن مجھے ان ايام كى تعداد كا علم نہيں لہذا مجھے كيا كرنا ہو گا ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

مسلمان شخص پر ضرورى شرعى احكام كى تعليم حاصل كرنا واجب ہے چاہے وہ نظرياتى مثلا عقيدہ اور اصول دين كے متعلقہ ہوں، يا پھر عملى ہوں مثلا طہارت و پاكيزگى اور نماز وغيرہ، اور اگر وہ صاحب مال ہے تو زكاۃ كے مسائل، اور اگر تاجر ہے تو اسے خريد وفروخت اور تجارت كے احكام معلوم كرنا چاہيں، اور اسى طرح جب رمضان المبارك كا مہينہ قريب آئے تو مكلف مسلمان كو روزوں كے مسائل كى تعليم حاصل كرنى چاہيےن چاہے وہ روزے ركھنے سے عاجز بھى ہو؛ تا كہ اسے يہ علم ہو سكے كہ روزے كے بدلے ميں اس پر كيا واجب ہوتا ہے.

اس ليے آپ اور آپ كے گھر والوں كو اس سلسلہ ميں سوال اور طلب علم ميں كوتاہى پر اللہ تعالى كے ہاں توبہ و استغفار كرنى چاہيے.

اور روزوں كے بدلے مال دينا جائز نہيں حتى كہ وہ لاعلاج مريض بھى جو روزے نہ ركھ سے وہ بھى مال نہيں دے سكتا، كيونكہ ان پر روزہ نہ ركھنے كى صورت ميں ہر دن كے بدلے ايك مسكين كو كھانا دينا واجب ہے، اور چھوڑے ہوئے روزوں كے بدلے ميں ـ كھانے كے بدلے ـ مال دينا كفائت نہيں كرے گا.

تو اس بنا پر ہميں اميد ہے كہ آپ نے جو مال ادا كيا ہے وہ صدقہ ہے اس كا اجر ان شاء اللہ آپ كو روز قيامت ملے گا.

اور جن ايام كے آپ نے روزے نہيں ركھے ان كى قضاء ميں روزے ركھنے واجب ہيں، اور اس ميں حساب لگا كر

یقینی عدد نکالنا ممکن ہے، لیکن اگر آپ ایسا نہ کر سکیں تو پھر ظن غالب کے مطابق حساب لگائیں، اگر ظن غالب یہ ہو کہ مثلا وہ تیس ایام ہیں تو آپ کے ذمہ ان تیس ایام کے روزے رکھنا واجب ہیں، اور ایسے ہی اگر کم یا زیادہ ہوں.

اور پھر اللہ تعالی کسی نفس کواس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا البقرۃ (286).

اور ان روزوں میں یہ واجب نہیں کہ آپ تسلسل کے ساتھ روزے رکھیں بلکہ حسب استطاعت اور طاقت ایك ایك دو دو کر کے رکھے جاسکتے ہیں لیکن ان روزوں کی قضاء میں جلد کریں تا کہ دوبارہ اس میں تاخیر نہ ہو.

اور آپ پہلے رمضان کی قضاء کے روزے پہلے رکھیں، تا کہ اس کے رزوں سے قبل دوسرا رمضان شروع نہ ہو.

بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ روزوں میں تاخیر کرنے کی بنا پر آپ پر ہر ایك روزے کے ساتھ ایك مسکین کو کھانا بھی دینا ہو گا، لیکن راجح یہی ہے کہ صرف روزے رکھنا واجب ہیں، اور خاص کر اگر آپ فقیر ہیں، لیکن اگر روزوں کے ساتھ کھانا بھی دیں تو یہ بہتر ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (39742) اور (26212) اور (40695) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

یہ تو اس وقت ہے جب آپ نے روزے کسی شرعی عذر مثلا حیض وغیرہ کی بنا پر نہ رکھیں ہوں، لیکن اگر آپ نے روزے بغیر کسی عذر کے چھوڑے ہوں تو آپ پر قضاء نہیں بلکہ آپ اس سے توبہ و استغفار اور اعمال صالحہ کثرت سے کریں، اور ان ایام کے عوض نفلی روزے رکھیں.

اس مسئلہ کو ہم نے سوال نمبر (50067) کے جواب میں بیان کیا ہے اور اہل کے فتوی جات بھی ذکر کیے ہیں، لہذا آپ اس جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .